© rasailojaraid.com

مشرقِ وسطیٰ

فلسطین: "عالمی ایجنڈے سے غائب"

"اُن دنوں جب خلیجی جنگ ذرائع ابلاغ کی سرخیوں کا موضوع بنی رہی، مقبوضہ مغربی کنارے کے فلسطینیوں کا مسئلہ ایک بار پھر عالمی برادری نے سیاسی سردخانے میں ڈال دیا۔"

اس امر کا اظہار کیتھولک انسٹی ٹیوٹ برائے بین الاقوامی تعلقات کے سالانہ اجلاس میں کیا گیا جو جولائی کے دوسرے ہفتے میں لندن میں منعقد ہوا۔

اسرائیل نے جن علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے، ان میں سے ایک بامالیہ ہے۔ وہاں کی کیتھولک فلسطینی رہنما ریٹا جیا ثمن نے اپنی تقریر میں اجلاس کو یاد دلایا کہ کویت پر عراق کے ناجائز قبضے (اگست 1990ء) کو ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ اسے اپنا قبضہ ختم کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ اس کے برعکس مغربی کنارے پر قبضے کو 23 سال گزر چکے ہیں۔ تل ابیب کے ساتھ تعطّل کے خاتمے کے امکانات بہت کمزور دکھائی دیتے ہیں کیوں کہ علاقے میں بین الاقوامی دلچسپی معدوم ہوتی جا رہی ہے۔

مس جیا ثمن نے تفصیل سے بتایا کہ خلیجی جنگ کے وقت سے مقبوضہ علاقوں میں آئے دن کرفیو کے نفاذ سے روزمرّہ کی زندگی بُری طرح متاثر ہوئی ہے اور خاندانی معاملات کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس نے مزید بتایا کہ اسے اپنے باپ سے ملاقات کے لیے ہر بار سفری اجازت نامہ حاصل کرنا پڑتا ہے جو بامالیہ سے صرف آدھ گھنٹے کے فاصلے پر بیت اللحم میں رہائش پذیر ہیں۔ اس نے بتایا کہ اہلِ مغرب اسرائیلی اقتدار کے خلاف انتفاضہ کو جو اب چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہے، محض پتھر پھینکنے اور ٹائر جلانے کی ایک مشق خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ مس جیا ثمن کے تجربے کی رو سے یہ تحریک اس سے کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اس تحریک نے فلسطینیوں کو اپنے گروپ اور کمیٹیاں تشکیل دینے کا حوصلہ دیا ہے تاکہ وہ اپنے معاملات کو آزادانہ طور پر اپنی مرضی کے مطابق چلا سکیں۔ (رپورٹ: کیتھولک ہیرالڈ)

© rasailojaraid.com